سوال: میرا سوال یہ ہے کہ ایک مسجد میں کتنی دفعہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ کیونکہ میں نے علماء سے سنا ہے کہ ایک مسجد میں ایک ہی جماعت ہو سکتی ہے جبکہ بہت سی مساجد جو عام طور پر راستوں میں بنی ہوتی ہیں ان میں دیکھا گیا ہے کئی کئی جماعتیں ہو رہی ہوتی ہیں، اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔ شکریہ۔

محمد یوسف،

ضیاء کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

محلہ کی ایسی مسجد جس کے امام و مؤذن مقرر ہوں اور اکثر مقتدی بھی معلوم و متعین ہوں، تو اس مسجد میں اذان واقامت کے ساتھ ایک دفعہ نماز باجماعت ادا کر لینے کے بعد مسجد کی حدود میں دوبارہ جماعت کرنا یا کروانا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز ہے۔ البتہ اگر مسجد ایسی ہے جس کے امام و مؤذن مقرر نہ ہوں یا مقتدی معلوم و متعین نہ ہوں جسے عام طور پر مسجد طریق کہتے ہیں مثلاً شہر سے باہر واقع پٹرول پمپ اور اسٹیشن وغیرہ کی مساجد، جن میں وقتاً فوقتاً مسافر نمازی آکر نماز باجماعت ادا کرتے رہتے ہوں، یا وہ شرعی مسجد نہ ہو تو ایسی صورت میں نمازیوں کے لیے دوسری، تیسری جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ افضل ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (1 / 552)

ويكره تكرار الجماعة بأذان وإقامة في مسجد محلة لا في مسجد طريق أو مسجد لا إمام له ولا مؤذن. (قوله ويكره) أي تحريما. (قوله بأذان وإقامة إلخ) عبارته في الخزائن: أجمع مما هنا ونصها: يكره تكرار الجماعة في مسجد محلة بأذان وإقامة، إلا إذا صلى بهما فيه أولا غير أهله، لو أهله لكن بمخافتة الأذان، ولو كرر أهله بدونهما أو كان مسجد طريق جاز إجماعا؛ كما في مسجد ليس له إمام ولا مؤذن ويصلي الناس فيه فوجا فوجا، فإن الأفضل أن يصلي كل فريق بأذان وإقامة على حدة كما في أمالي قاضي خان اهـ ونحوه في الدرر، والمراد بمسجد المحلة ما له إمام وجماعة معلومون كما في الدرر وغيرها

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دار الافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

16 جمادی الثانی 1443ھ

20 جنوری 2022ء